تیر چلے سے ملا، کڑکی کماں، ناوک چلا
اس طرف شاہ بچہ کو چھپاتے ہی رہے

واقعہ کربلا صحیح معنوں میں ہم تک نہیں پہنچا اور ناقل تو ختم ہو گئے یا ان کی زبانوں پر پہرا تھا جو بتا سکتے تھے ان سے پوچھنے والے آزاد نہ تھے۔ حکیم مولوی مرزا علی نافذ جو عہد شاہی کے آخری ادیب تھے نظم کے ساتھ نثر پر بھی قابو تھا اہل قلم نے ان کو افاضل اور تلامذہ ملاذ العلماء رحمہ اللہ میں شمار کیا ہے۔ ممدوح کے تصانیف کسی کسی لائبریری میں نظر آتے ہیں۔ موصوف کا بیان تھا کہ حرملہ اپنے وقت میں چالیس پہلوانوں کے مقابل سمجھا جاتا تھا اور اس کی کمان دوٹانک کی تھی۔''

بے شیر کی دل دوز شہادت پر راویوں کے جو مختلف بیانات ہیں ابومخنف کا یہ کہنا کہ ایک کان سے دوسرے کان تک ذبح کیا اس عصر کی سب سے مستند کتاب نفس المہموم فی مصیبۃ المظلوم طبع نجف اشرف سے واضح ہوا کہ تیر لبہائے خشک پر پڑا (**فوقع فی شفیۃ**) اور حضرت ام کلثومؑ کا اپنے نوحہ میں یہ آخری بینیہ مصرع "**واحسرتاہ علی قربحۃ الجفن والاحشاء**" آنکھیں اور امعاء شکم مجروح ہوئے اسی طرح قاتل کے نام کے ساتھ حصین بن تمیم (نفس المہموم) کا نام بھی صفحۂ قرطاس پر آتا ہے اس کا نتیجہ یہ برآمد ہوتا ہے کہ تیروں کی بوچھار تھی اور جرم حرملہ تک محدود نہیں ہے پسر سعد بھی شریک ہے جس نے کہا **اقطع نزاع القوم**" جلد لشکر کی بے چینی کو ختم کر دے صاحب نہضہ کی اس تحریر کا لازمی نتیجہ ہے کہ فوج کا ایک حصہ علی اصغرؑ کی حالت دیکھ کر بپھر گیا تھا اور مظلوم کا ساتھ دینے پر تیار تھا اور عمر سعد نے اصول جنگ کی مکر آمیز گفتگو کی جو اس کے ہمنوا فوجی سمجھے اور ظلم و ستم کا وہ مظاہرہ ہو جو چشم فلک نے نہ دیکھا۔ شہزادہ کے نام نامی والدین عمر کیفیت شہادت دفن، اہل حرم کا کہرام، سکینہؑ کی بے چینی، قاتل کا انجام، ائمہ طاہرینؑ کے تاثرات، قبر کی جگہ پر امام محمد باقرؑ کی رائے، ماں کی سوگواری، بکثرت عنوانات ہیں جن کو تاریخ شہزادہ علی اصغرؑ میں بیان کیا ہے۔ یہ کتاب اس خادم دین نے ۱۹۳۹ء میں پیش کی تھی۔ اس مقالہ میں جو کچھ عرض کیا ہے، اس کے علاوہ ہے۔

(ماخوذ از سرفراز لکھنؤ متاع رباب نمبر جون ۱۹۵۸ء/ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ)

❀❀❀

نام حسینؑ

آنجہانی برج ناتھ پرشاد صاحب مخمور لکھنوی

سچے دل سے جو رہا پابندِ احکامِ حسینؑ
بس وہی سمجھا کہ کیا ہے عظمتِ نامِ حسینؑ
یاد جب بھی آگئے مخمور آلامِ حسینؑ
لکھ دیا اشکوں نے دامن پر مرے نامِ حسینؑ
حضرت عباسؑ کی سب سے نرالی شان تھی
گو سبھی انصارؑ تھے پابندِ احکامِ حسینؑ
حر کی پیاسی فوج کو پانی پلایا راہ میں
مل رہا ہے ساقی کوثر سے اکرامِ حسینؑ
پر دیئے فطرس کو اور حر کو حیاتِ جاوداں
وہ تھا آغازِ حسینؑ اور یہ ہے انجامِ حسینؑ
ساری دنیا کے مصائب گر سمٹ کر ایک ہوں
پھر بھی کچھ بڑھ کر نظر آئیں گے آلامِ حسینؑ
تو اگر مجھ کو بلا لے اے زمین کربلا
خونِ دل سے تیرے ذروں پر لکھوں نامِ حسینؑ
قید سے چھوٹ کر وطن پہنچیں تو زینبؑ نے کہا
تھی محرم کی نویں کو آخری شامِ حسینؑ
بے نشاں ہے آج بھی قبر یزید بے حیا
کربلا کیا ہر دو عالم میں ہے اب نامِ حسینؑ
اہلِ ایماں زورِ باطل سے کبھی ڈرتے نہیں
کہہ رہا ہے آج بھی دنیا سے پیغامِ حسینؑ
وہ مئے دنیا کا طالب ہو نہیں سکتا کبھی
مل گیا مخمور قسمت سے جسے جامِ حسینؑ

❀❀❀